لیکن اس سلسلہ میں جو کچھ ہو رہا ہے، ایک تو اس کا دائرہ بہت محدود ہے، اور دوسرا اس کام کی رفتار حد سے زیادہ سست ہے اور ڈر یہ ہے کہ اس طرح زمانہ بڑی سرعت سے آگے بڑھ جائے گا، اور ہم پیچھے کے پیچھے رہ جائیں گے۔

مطلب یہ ہے کہ پیش نظر مقصد کا ایسی نجی کوششوں سے حاصل ہونا مشکل کیا ناممکن ہے ہمارے روشن خیال علماء جدید تعلیم اور دینی تعلیم کو ایک مرکز میں جمع کرنے کی جو سعی فرما رہے ہیں، وہ ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے لیکن اس کی افادیت معلوم۔ اس کام کو وسیع پیمانے پر اور زیادہ تیز رفتاری سے ہونا چاہیئے۔

مغربی پاکستان میں محکمہ اوقاف کا قیام اور مزارات کے علاوہ خاص طور سے ساجد اور دینی تعلیم کو ایک حد تک اپنے ہاتھ میں لینے کے سلسلے میں اس نے جو مثبت قدم اٹھایا ہے ہمارے نزدیک مذکورہ بالا مقصد کو حاصل کرنے کی یہ صحیح راہ ہے۔ یہ تنظیم کا دور ہے۔ اور تنظیم کا دائرہ جتنا بھی وسیع ہوگا اس کے نتائج بہتر نکلیں گے۔ اس وقت ہم ایک کے بعد دوسرے اور دوسرے کے بعد تیسرے پنج سالہ منصوبے کے ذریعہ اپنی "معیشت قومی" کو منظم کرنے اور اسے ترقی دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور آج "معیشت قومی" کے تحت انفرادی و اجتماعی زندگی کا ہر شعبہ آتا ہے یقیناً اس طرح کی منصوبہ بندی اس دور کی ضرورت ہے اور ہر ترقی پذیر ملک صحیح معنوں میں اس پر عمل پیرا ہو رہا ہے۔ چنانچہ کسی ترقی پذیر ملک کا اس منصوبہ بندی کے بغیر صحیح معنوں میں ترقی کرنا خیال خام سمجھا جاتا ہے! اس طرح ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمارے ہاں مذکورہ بالا مقصد کے مطابق دینی تعلیم اور قومی زندگی کے دینی پہلوؤں کی ترقی کے لئے منصوبہ بندی کے اصول پر سوچا جائے۔ محکمہ اوقاف مغربی پاکستان نے اس کام کی شروعات تو کر رکھی ہے لیکن اب ضرورت اس کی توسیع اور اس کی رفتار کو تیز کرنے کی ہے۔

جدید تعلیم کے نصاب تعلیم و نظام کار، طباعت و اشاعت کے ذرائع، اخبارات، رسائل، کتابوں اور ریڈیو، غرض عوام کی تعلیم و تربیت اور ان تک ابلاغ کے جتنے بھی وسائل ہیں، ان پر ایک نہ ایک حد تک قومی حکومت، نگرانی کرتی ہے، لیکن منبر، وعظ، عربی مدارس اور دینی تعلیم جو تربیت و ابلاغ کے بڑے دور رس اور موثر عوامی ذرائع ہیں، وہ ہر قسم کی نگرانی، تنظیم اور منصوبہ بندی سے آزاد ہیں۔

محکمہ اوقاف کو اب ایک قدم اور آگے بڑھنا چاہیئے، اور اسے ملک و قوم کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کا منصوبہ بنانا چاہیئے۔